



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر اونٹ کسی گہرے گڑھے میں گر جائے جہاں سے اسے زندہ نکالنا مشکل ہو اور اسی حالت میں پڑا ہونے سے اس کے مرنے کا اندیشہ ہو تو ایسے حالات میں کیا کیا جائے؟ ہمارے ہاں ایک آدمی نے مسئلہ بیان کیا کہ بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر اس کی دم کو کاٹ دیا جائے تو وہ ذبح ہو جاتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

صورت مسئلہ میں جو اونٹ کو ذبح کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے، اس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ جمالت پر مبنی ایک رسم معلوم ہوتی ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان میں الفاظ قائم کیا ہے ”جب کسی قوم کا کوئی اونٹ ہک جائے اور قوم میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ لگا کر مار ڈالے تو جائز ہے“ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ [1]

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ حسب ذیل ہیں، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، ایک اونٹ ہک کر بھاگ نکلا تو ایک آدمی نے اسے اپنے تیر سے مارا، اللہ [2] تعالیٰ نے اسے روک دیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگی جانوروں کی طرح ہکتے ہیں، لہذا ان میں جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی وجہ سے جانور کو ذبح کرنا مشکل ہو جائے تو تیر یا نیزہ مار کر اسے حلال کرنا درست ہے اور ایسا کرنا ذبح ہی کی طرح ہے، اس کا گوشت استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ صورت مسئلہ میں اگر واقعی اونٹ کو باہر نہیں نکالا جاسکتا تو اسے تکمیر پڑھ کر نیزہ وغیرہ سے حلال کیا جاسکتا ہے، لیکن بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر صرف اس کی دم کاٹنے والی بات جاہلانہ رسم ہے، عقل و نقل سے اس کا ثبوت نہیں ملتا، حدیث میں بیان کردہ صورت پر صورت مسئلہ کو قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جب بھی کسی جانور کو ذبح نہ کیا جاسکتا ہو تو اس کے ساتھ حدیث میں بیان کردہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

صحیح بخاری، الذبائح باب نمبر ۳۷۔ [1]

صحیح بخاری، الذبائح: ۵۵۳۳۔ [2]

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 494

محدث فتویٰ